صحابہ رضی اللہ عنہم

اور

بوسۂ جسمِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

مفتی محمد خان قادری

حجاز پبلی کیشنز، لاہور

صحابہ رضی اللہ عنہم
اور
بوسۂ جسمِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف
مترجم تفسیر کبیر مفتی محمد خان قادری
بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ، لاہور

حجاز پبلی کیشنز، لاہور
0321-9494304, 0300-4407048

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	صحابہ رضی اللہ عنہم اور بوسۂ جسم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصنف	:	مفتی محمد خان قادری
پروف ریڈنگ	:	علامہ محمد فاروق قادری
ناشر	:	حجاز پبلی کیشنز، لاہور
اشاعت اوّل	:	1997ء
اشاعت چہارم	:	2019ء

ملنے کے پتے

- فرید بک سٹال، اُردو بازار لاہور
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی
- مکتبہ غوثیہ عسکری پارک، کراچی
- مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد، کراچی
- احمد بک کارپوریشن، راولپنڈی
- اسلامک بک کارپوریشن، راولپنڈی
- مکتبہ ضیائیہ، اقبال روڈ راولپنڈی
- اہل سنہ پبلی کیشنز، دینہ جہلم
- مکتبہ جمال کرم، دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ تنظیم المدارس، جامعہ نظامیہ لاہور
- مکتبہ دار العلم، دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ نوریہ رضویہ، گنج بخش روڈ لاہور
- مکتبہ قادریہ، دربار مارکیٹ لاہور
- فضل حق پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ نبویہ، دربار مارکیٹ لاہور
- قادری رضوی کتب خانہ، دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ حنفیہ، گنج بخش روڈ لاہور
- مکتبہ مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ امام احمد رضا، دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ شمس وقمر، مین بھاٹی چوک لاہور
- مکتبہ خلیلیہ سعیدیہ، دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ اعلیٰ حضرت، دربار مارکیٹ لاہور
- نظامیہ کتاب گھر، اُردو بازار لاہور
- نعیمیہ بک سٹال، اُردو بازار لاہور

حجاز پبلی کیشنز، لاہور

جامعہ اسلامیہ لاہور، 1-اسلامیہ سٹریٹ گلشن رحمان، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

0321-9494304, 0300-4407048

انتساب

صحابیٔ رسول ﷺ ابوبہیسہ رضی اللہ عنہ

کے نام

جنہوں نے قمیص مبارک کے اندر

داخل ہوکر جسم نبوی ﷺ کا بوسہ لینے

کی سعادت حاصل کی۔

محمد خان قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ خصوصیت وشرف بھی حاصل ہے کہ انہیں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس، دست اطہر، اور پاؤں مبارک چومنے کا شرف حاصل ہوا۔ مختلف بہانوں اور حیلوں سے کوشش کرتے کہ ہمیں آپ کے مقدس جسم کا بوسہ نصیب ہوجائے۔

دل عشاق حیلہ گر باشد

''عشاق کا دل بہانہ تلاش کرنے والا ہوتا ہے۔''

﴿جسمِ اطہر کے ساتھ چمٹ کر بوسہ﴾

ایک بھیسہ نامی خاتون اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتی ہیں، انہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر محبت تھی، انہوں نے

﴿إِسْتَاذَنَ أَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيْصِهِ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ﴾

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لی اور آپ کی قمیص اُلٹ دی اور اس کے اندر گھس

لائے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلسُّفَهَآءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ (البقرہ)

"سنو! یقیناً یہی لوگ (منافقین) پاگل ہیں لیکن یہ حقیقت سے آگاہ نہیں۔"

ان کی دیوانگی کیا تھی؟ فقط یہ کہ وہ کائنات کی ہر شی سے بڑھ کر اللہ ورسول سے محبت وعقیدت رکھتے تھے، ان کی محبت واطاعت میں جان کی بازی لگانا ان کے لیے سب سے قابل فخر وناز عمل تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے والہانہ لگاؤ کے مختلف مظاہر میں سے بطور محبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کا بوسہ لینا بھی ہے، ہم نے اس مقالہ میں اس خوبصورت پہلو پر مواد جمع کیا ہے، ان موضوعات پر بھی کام شائع ہو گیا ہے۔ جسم نبوی کی خوشبو، مزاح نبوی، تبسم نبوی، صحابہ اور علم نبوی، رفعت ذکر نبوی، حضور کی رضاعی مائیں، مشتاقان جمال نبوی کی کیفیات جذب ومستی، صحابہ اور تصور رسول وسعت علم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ہمیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت وسیرت سے ہر شے سے بڑھ کر محبت وپیار نصیب ہو جائے۔

محمد خان قادری

امیر کاروان اسلام

☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ خصوصیت وشرف بھی حاصل ہے کہ انہیں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس، دست اطہر، اور پاؤں مبارک چومنے کا شرف حاصل ہوا۔ مختلف بہانوں اور حیلوں سے کوشش کرتے کہ ہمیں آپ کے مقدس جسم کا بوسہ نصیب ہو جائے۔

دل عشاق حیلہ گر باشد

''عشاق کا دل بہانہ تلاش کرنے والا ہوتا ہے۔''

جسمِ اطہر کے ساتھ چمٹ کر بوسہ

ایک بھیسہ نامی خاتون اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتی ہیں، انہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر محبت تھی، انہوں نے

﴿اِسْتَاذَنَ أَبِیْ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قَمِیْصِہٖ فَجَعَلَ یُقَبِّلُ وَیَلْتَزِمُ﴾

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لی اور آپ کی قمیص اُلٹ دی اور اس کے اندر گھس

کر آپ کے ساتھ لپٹ گئے اور جسم اطہر کو چوما۔"

پھر عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سی شے ہے جس سے روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: پانی، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اور کون سی شے ہے؟ فرمایا: نمک، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اس کے علاوہ؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ ٥ (ابوداؤد: ۱/ ۲۳۵)

"جتنی نیکی کرلو تمہارے لیے بہتر ہے۔"

﴿سر اقدس کا بوسہ﴾

فتح مکہ کے وقت جن کفار کے قتل کا آپ نے حکم دیا۔ ان میں ابن ابی سرح بھی ہے۔ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پناہ لی۔ کیونکہ وہ آپ کے رضاعی بھائی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے لے کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی والدہ نے بچپن میں میری بڑی خدمت کی ہے۔ یہ میرا رضاعی بھائی بھی ہے۔ آپ اسے معاف فرمادیں۔ حضور نے چہرۂ اقدس پھیر لیا۔ آپ کے چہرۂ اقدس پھیرنے کا مقصد یہ تھا۔ کوئی صحابی اسے قتل کردے۔ مگر آپ کی منشاء کا کسی صحابی کو علم نہ ہوسکا۔ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿قَدْ أَكَبَّ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ رَأْسَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ بَايِعْهُ فَدَاكَ أُمِّيْ وَأَبِيْ﴾

"حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کی طرف جھک کر سر اقدس کو بوسہ دیتے ہوئے عرض کرتے رہے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اسے معاف فرما کر بیعت کرلیجیے۔"

آپ نے فرمایا: چلو معاف کر دیا۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

مَا مَنَعَكُمْ أَنْ يَقُوْمَ رَجُلٌ مِنْكُمْ إِلَى هٰذَا الْكَلْبِ فَيَقْتُلَهُ

''کس بات نے روکا اس بات سے کہ تم اس کتے کو قتل کر دیتے۔''

حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم سمجھ نہ پائے۔ آپ اشارہ فرما دیتے۔ ہم اس کی گردن اڑا دیتے۔ فرمایا: میں قتل کا اشارہ نہیں کیا کرتا۔ (الصارم المسلول: ۱۱۴)

﴿پیشانی کا بوسہ﴾

۱۔ تاریخ دمشق میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملک شام میں تجارت کے لیے گئے ہوئے تھے۔ وہاں انہیں خواب آیا۔ جس کا تذکرہ انہوں نے بحیرا راہب سے کیا۔ اس نے پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو؟ بتایا کہ میں شہر مکہ کا رہنے والا ہوں۔ کس خاندان سے تعلق ہے؟ بتایا: قریش سے، یہاں کیسے آئے ہو؟ بتایا: تجارت کے لیے، بحیرا نے کہا۔ تیرا خواب سچا ہے۔ تمہاری قوم میں ایک نبی آئے گا۔ تم اس کی ظاہری حیات میں وزیر اور بعد از وصال خلیفہ بنو گے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے محمد! آپ کے دعویٰ پر کیا دلیل ہے؟ فرمایا:

﴿أَلرُّؤْيَا الَّتِيْ رَأَيْتَ فِي الشَّامِ﴾

''وہ خواب جو تجھے ملک شام میں آیا تھا۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سنتے ہی:

کر آپ کے ساتھ لپٹ گئے اور جسم اطہر کو چوما۔''

پھر عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سی شے ہے جس سے روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: پانی، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اور کون سی شے ہے؟ فرمایا: نمک، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اس کے علاوہ؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ ٥ (ابوداؤد: ۱/ ۲۳۵)

''جتنی نیکی کر لو تمہارے لیے بہتر ہے۔''

﴿سر اقدس کا بوسہ﴾

فتح مکہ کے وقت جن کفار کے قتل کا آپ نے حکم دیا۔ ان میں ابن ابی سرح بھی ہے۔ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پناہ لی۔ کیونکہ وہ آپ کے رضاعی بھائی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے لے کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی والدہ نے بچپن میں میری بڑی خدمت کی ہے۔ یہ میرا رضاعی بھائی بھی ہے۔ آپ اسے معاف فرما دیں۔ حضور نے چہرۂ اقدس پھیر لیا۔ آپ کے چہرۂ اقدس پھیرنے کا مقصد یہ تھا۔ کوئی صحابی اسے قتل کر دے۔ مگر آپ کی منشاء کا کسی صحابی کو علم نہ ہو سکا۔ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿قَدْ أَكَبَّ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ رَأْسَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ بَايِعْهُ فَدَاكَ أُمِّيْ وَأَبِيْ﴾

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کی طرف جھک کر سر اقدس کو بوسہ دیتے ہوئے عرض کرتے رہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اسے معاف فرما کر بیعت کر لیجیے۔''

آپ نے فرمایا: چلو معاف کر دیا۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

مَا مَنَعَكُمْ أَنْ يَقُوْمَ رَجُلٌ مِنْكُمْ إِلَى هٰذَا الْكَلْبِ فَيَقْتُلَهُ

''کس بات نے روکا اس بات سے کہ تم اس کتے کو قتل کر دیتے۔''

حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ہم سمجھ نہ پائے۔ آپ اشارہ فرما دیتے۔ ہم اس کی گردن اڑا دیتے۔ فرمایا: میں قتل کا اشارہ نہیں کیا کرتا۔ (الصارم المسلول: ۱۱۴)

﴿پیشانی کا بوسہ﴾

۱۔ تاریخ دمشق میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملک شام میں تجارت کے لیے گئے ہوئے تھے۔ وہاں انہیں خواب آیا۔ جس کا تذکرہ انہوں نے بحیرا راہب سے کیا۔ اس نے پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو؟ بتایا کہ میں شہر مکہ کا رہنے والا ہوں۔ کس خاندان سے تعلق ہے؟ بتایا: قریش سے، یہاں کیسے آئے ہو؟ بتایا: تجارت کے لیے، بحیرا نے کہا۔ تیرا خواب سچا ہے۔ تمہاری قوم میں ایک نبی آئے گا۔ تم اس کی ظاہری حیات میں وزیر اور بعد از وصال خلیفہ بنو گے۔

جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے محمد! آپ کے دعویٰ پر کیا دلیل ہے؟ فرمایا:

﴿اَلرُّؤْيَا الَّتِيْ رَأَيْتَ فِي الشَّامِ﴾

''وہ خواب جو تجھے ملک شام میں آیا تھا۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سنتے ہی:

فَعَانَقَهُ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ

(ابن عساکر)

"آپ سے چمٹ گئے اور آپ کی پیشانی چوم لی اور کہا میں تسلیم کرتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں۔"

۲۔ مسند احمد میں عمارہ بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی کو چوما۔ انہوں نے حاضر ہو کر خواب عرض کیا تو کرم وشفقت فرماتے ہوئے:

نَامَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ جَبْهَتَهُ

(مسند احمد)

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹ گئے۔ اور انہوں نے آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا۔"

چہرۂ اقدس کا بوسہ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا، اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی۔ اور یہ بھی بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت پریشانی میں کہہ رہے ہیں۔ جو کہے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا، میں اسے قتل کر دوں گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے۔ اور بغیر کسی کے ساتھ گفتگو کیے، حجرۂ عائشہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔

وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى

(ابن عساکر: ۱/ ۳۲۵)

''آپ یمنی کپڑے میں محواستراحت تھے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کپڑا ہٹایا۔ جھک کر آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور رو دیئے۔''

﴿دستِ مبارک کا بوسہ﴾

۱۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میں اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کی صحبت میں اس طرح بیٹھے ہیں جیسے ان کے سروں پر پرندے ہیں۔ میں بھی سلام عرض کر کے بیٹھ گیا۔

جب صحابہ رضی اللہ عنہم مجلس سے جانے کے لیے اجازت چاہنے لگے:

جَعَلُوا يُقَبِّلُوْنَ يَدَهٗ فَضَمَمْتُ يَدَهٗ فَإِذَا هِيَ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ

(ابن خزیمہ، حاکم)

''تو ان تمام نے آپ کے دست اقدس کا بوسہ لیا۔ میں نے بھی آپ کا دست اقدس اپنے سینے سے لگایا، تو کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔''

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں اور میرے کچھ ساتھی ایک جنگ کے موقع پر میدان سے پیچھے ہٹ گئے۔ بعد میں پریشان ہوئے، اب کیا کریں، سوچا مدینہ طیبہ جا کر چھپ جاتے ہیں۔ کسی دوسرے غزوہ میں شریک ہو کر اپنی بزدلی کا ازالہ کر کے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں جائیں گے۔

جب ہم مدینہ پہنچے تو مشورہ ہوا:

﴿لَوْ عَرَضْنَا أَنْفُسَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ أَقَمْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ ذَهَبْنَا﴾

''کیوں نہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش ہو جائیں۔ اگر ہماری توبہ قبول ہو جائے۔ تو شہر مدینہ میں رہیں اور اگر کوئی اور صورت ہو تم ہم چلے جائیں گے۔''

ہم طے شدہ پروگرام کے مطابق نماز فجر سے پہلے آپ کے انتظار میں مسجدِ نبوی میں بیٹھ گئے۔ آپ تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا، آقا! ہم نے بزدلی دکھائی، ہمیں معافی دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ اور شفقت کرتے ہوئے فرمایا: تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو، اس پر ہم نہایت ہی خوش ہوئے۔

فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ (ابوداؤد: ۱/۲۵۶)

''ہم آپ کے قریب ہوئے، اور آپ کے مبارک ہاتھوں کو بوسہ دیا۔''

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دستِ اقدس کا بوسہ

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفقت فرماتے ہوئے کھڑے ہو جاتے اور اپنی نشست پر بٹھاتے۔

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَّجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا

(الترمذی: ۳۸۷۲)

''جب ان کے ہاں حضور تشریف لے جاتے تو وہ کھڑے ہو کر استقبال کرتیں، آپ کا بوسہ لیتیں اور اپنی نشست پر بٹھاتیں۔''

ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں:

وَكَانَتْ هِيَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَةً وَقَبَّلَتْ يَدَهُ

(اعلام النبیل: ۳)

''سیّدہ کا معمول یہ تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے تو وہ کھڑے ہو کر استقبال کرتیں اور آپ کے مبارک ہاتھوں کو چوما کرتیں۔''

آپ کا دستِ اقدس چہرے اور سینے پر ملتے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے آپ کے دست اقدس کو بوسہ دیتے اور چومتے اسی طرح اسے اپنے چہروں اور سینوں پر رکھ کر برکت وسکون حاصل کرتے۔

۱۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کے وقت مقام بطحاء تشریف لے گئے۔ آپ نے وہیں ظہر کی نماز ادا فرمائی، نماز کے بعد وہاں کے لوگوں نے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور اس کی کیفیت یہ تھی۔

ثُمَّ قَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَهُ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ فَأَخَذْتُ يَدَهُ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي وَصَدْرِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِّنَ الْمِسْكِ

(شمائل الرسول لابن کثیر: ۳۳)

''کہ لوگ جوق در جوق آپ کے دست مبارک کو پکڑ کر اپنے چہروں پر رکھتے اور برکت حاصل کرتے، میں بھی موقع غنیمت جانتے ہوئے آگے بڑھا۔ اور آپ کا دست مبارک اپنے چہرے

اور سینے پر رکھا آپ کا دست اقدس برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے بڑھ کر خوشبودار تھا۔"

۲۔ مسند احمد میں حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ منیٰ کے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر کی امامت کروائی۔ نماز سے فارغ ہوکر آپ نے نمازیوں کی طرف چہرۂ انور پھیرا۔ تو دو آدمیوں کو الگ بیٹھے دیکھ کر انہیں بلایا، اور پوچھا کیا وجہ ہے تم نماز میں شریک نہیں ہوئے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے اپنے خیموں میں نماز ادا کر لی تھی۔ آپ نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرو۔ بلکہ اگر پہلے نماز ادا کر لی ہو اور بعد میں جماعت میں شرکت کا موقع مل جائے تو اس میں شریک ہو جایا کرو، یہ نفل نماز قرار پائے گی۔

ان میں سے ایک نے عرض کیا:

﴿إِسْتَغْفِرْلِي يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاسْتَغْفَرَلَهٗ﴾

"اے اللہ کے محبوب! میرے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مغفرت کی دعا فرمائیے۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔"

اس کے بعد لوگوں نے آپ سے ملاقات اور مصافحہ کا شرف پانا شروع کیا۔

وَنَهَضَ النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْهَضْتُ مَعَهُمْ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ أَشَبُّ الرِّجَالِ وَأَجْلَدُهٗ فَمَا زِلْتُ أَزْحَمُ النَّاسَ حَتّٰى وَصَلْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا أَمَّا عَلَى وَجْهِي أَوْ صَدْرِي فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا أَطْيَبَ وَلَا أَبْرَدَ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (شمائل الرسول: ۳۴)

''لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب مصافحہ کے لیے بڑھے اور میں بھی ان کے ساتھ آگے بڑھا، اور میں ان دنوں نوجوان اور مضبوط تھا۔ لوگوں کو ایک طرف کرتے ہوئے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے بھی آپ کا دست اقدس پکڑ کر اپنے چہرے اور سینے پر رکھا، میں نے آج تک آپ کے دست اقدس سے بڑھ کر کوئی شے خوشبودار اور ٹھنڈی نہیں دیکھی۔''

ابوداود اور ترمذی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

ثُمَّ ثَارَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ بِيَدِهٖ يَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي فَوَجَدْتُهَا أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِّنَ الْمِسْكِ (شمائل الترمذی: ۳۵)

''پھر لوگوں نے آپ کے دست مبارک کو اپنے چہروں پر ملنا شروع کیا۔ میں نے بھی اپنے چہرے پر آپ کا دست اقدس پکڑ کر رکھا، اور اس کے ساتھ چہرہ مس کیا۔ تو میں نے آپ کے دست اقدس کو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے بڑھ کر خوشبودار پایا۔''

بطن مبارک کا بوسہ

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ بدر کے موقع پر ہاتھ میں نیزہ لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صفیں درست فرما رہے تھے۔ آپ سواد بن غزیہ کے پاس سے گزرے وہ صف سے قدرے آگے بڑھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیزہ اس کے پیٹ سے لگاتے ہوئے فرمایا صف میں ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

آپ نے مجھے اذیت دی ہے۔

﴿فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ فَقَبَّلَ بَطْنَهٗ﴾

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بطن سے کپڑا ہٹا دیا اور فرمایا: اپنا بدلہ لے لو۔ اس صحابی نے چمٹ کر آپ کے بطن کو چومنا شروع کر دیا۔''

آپ نے فرمایا: تجھے اس چیز پر کس نے ابھارا؟ عرض کیا یا رسول اللہ!

حَضَرَ مَاتَرٰى فَأَرَدْتُّ أَنْ يَكُوْنَ أٰخِرُ الْعَهْدِ بِكَ أَنْ يَمَسَّ جِلْدِيْ جِلْدَكَ

(البدایہ: ۳/۲۱۷)

''حالات آپ کے سامنے ہیں، میں نے چاہا اس آخری ملاقات میں میرا جسم آپ کے جسم سے مس ہو جائے۔''

۲۔ امام حسن بصری سے مروی ہے کہ سوادۃ بن عمرو انصاری سر کو زرد رنگ کا خضاب لگائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس میں چھڑی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پیٹ پر چھڑی لگائی۔ اور فرمایا کیا میں نے اس عمل سے منع نہیں کیا؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں قصاص چاہتا ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں سمجھایا، کہ ایسا کرنا مناسب نہیں۔ لیکن وہ نہ مانے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بطن مبارک سے کپڑا اُٹھا کر فرمایا: قصاص لے لو۔

فَقَبَّلَ بَطْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(کنز العمال: ۷/۳۰۲)

''پس انہوں نے آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بطن مبارک کا بوسہ لے لیا۔''

﴿پہلو کا بوسہ﴾

ایک انصاری صحابی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے یہ پرمزاح طبیعت کے مالک تھے، ایک دن لوگوں کے ساتھ ایسی گفتگو کر رہے تھے۔ جس سے لوگ ہنس رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پہلو میں چھڑی لگائی، تو عرض کرنے لگے یارسول اللہ! مجھے قصاص دیجیے۔ فرمایا: لے لو، عرض کیا آقا:

﴿إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصاً وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ﴾

''آپ کے پہلو پر قمیص ہے۔ حالانکہ میرا پہلو ننگا تھا۔''

رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدن مبارک سے قمیص اُٹھا دیا۔

پس پھر کیا تھا۔

فَاحْتَضَنَهُ ثُمَّ جَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(المستدرک: ۳/ ۳۴۷)

''وہ صحابی آپ کے جسم اقدس کے ساتھ چمٹ گئے اور پہلو مبارک کو چوما اور کہا میرے ماں باپ فدا ہوں، میرا مقصد فقط یہی تھا۔''

﴿گھٹنوں کا بوسہ﴾

امام ابوالشیخ اور ابن مردویہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

جب میری توبہ قبول ہوگئی تو

﴿أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْتُ يَدَهُ وَرُكْبَتَهُ﴾

''میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کے مبارک ہاتھوں اور گھٹنوں کو بوسہ دیا۔''

حافظ ابوبکر ابن المقری نے ''الجزء فی تقبیل الیود'' میں حضرت کعب کے دیگر دوساتھیوں حضرت مرارۃ بن ربیع ور ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہی نقل کیا ہے، کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

﴿پاؤں کا بوسہ﴾

حضرت زارع بن عابد رضی اللہ عنہ اس وفد عبدالقیس میں شریک تھے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر ہوا تھا۔ بیان کرتے ہیں جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو ہم اپنی سواریوں اور سامان کی پرواہ کیے بغیر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔

﴿فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ﴾

''اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں اور قدموں کو چومنے کا شرف پایا۔''

﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پائے نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوسہ﴾

امام ابن جریر اور امام ابن ابی حاتم نے قرآنی آیت { يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ } (المائدہ:۱۰۱) کے تحت امام سدی سے نقل کیا ہے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا:

﴿سَلُوْنِيْ فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهٖ﴾

"مجھ سے جو پوچھنا چاہو پوچھو۔ میں تمہارے ہر سوال کا جواب دوں گا۔"

ایک آدمی اُٹھا جس کا نام عبداللہ بن حذافہ تھا۔ اس کے نسب پر لوگ طعن کرتے تھے۔ اس نے پوچھا۔ یارسول اللہ میرا والد کون ہے؟ فرمایا: تیرا والد فلاں ہے اس موقع پر

﴿فَقَامَ عُمَرُ فَقَبَّلَ رِجْلَهٗ﴾۔

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک قدموں کو بوسہ دیا۔"

اور عرض کیا یارسول اللہ! ہم اللہ کے رب ہونے پر، آپ کے نبی ہونے پر، قرآن کے رہنما ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ (تفسیر ابن جریر)

﴿صحابیہ اور قدمین شریفین کا بوسہ﴾

امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر اور امام ابویعلی و امام ابونعیم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔ ایک خاتون نے اپنے خاوند کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شکایت کی۔ آپ نے دونوں کو بلوایا، اور پوچھا کیا تم دونوں ایک دوسرے کو ناپسند کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تم دونوں اپنی پیشانیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑو۔ پھر آپ نے یہ دعا کی اے اللہ! ان کے دلوں میں الفت پیدا فرما۔ اور ایک دوسرے کی محبت سے سرشار فرما۔ کچھ دنوں کے بعد

لَقِيَتْهُ الْمَرْأَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَبَّلَتْ رِجْلَيْهِ

(اعلام النبیل: ۱۳)

"وہ خاتون آپ سے ملی، تو اس نے آپ کے مبارک قدموں کو بوسہ دیا۔"

﴿دستِ اقدس اور مبارک پاؤں کا بوسہ﴾

امام بزار نے حضرت عبداللہ بن بریدہ سے نقل کیا، انہوں نے والد گرامی کے حوالے سے بیان کیا۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، مجھے کوئی نشانی دکھاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، سامنے درخت کے پاس جا کر کہو تجھے رسول اللہ بلا رہے ہیں، اس آدمی نے جب درخت کو کہا تو

﴿فَمَالَتْ عَنْ كُلِّ جَانِبٍ حَتّٰى قَلَعَتْ عُرُوقَهَا ثُمَّ أَقْبَلَتْ حَتّٰى جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ﴾

''اس نے ہر طرف حرکت کی۔ حتی کہ اس کی جڑیں باہر آ گئیں۔ پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا۔ پھر آپ نے اسے واپسی کا حکم مرحمت فرمایا۔''

اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب یہ مقام وشان دیکھا تو:

﴿فَقَامَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَأَسْلَمَ﴾

''آپ کے سر اقدس، دست اطہر اور مبارک پاؤں کو چومنا شروع کر دیا اور اسلام لے آیا۔''

ابن الاعرابی رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ اس نے یہ مرتبہ دیکھ کر اجازت مانگی۔

﴿إِئْذَنْ لِّيْ أَنْ أُقَبِّلَ رَأْسَكَ وَرِجْلَيْكَ﴾

''کیا میں آپ کا سر اقدس اور پاؤں چوم سکتا ہوں۔''

آپ نے اجازت مرحمت فرما دی۔

﴿فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ﴾

''اس نے آپ کا سر اور پاؤں چوم لیے۔''

پھر اس شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ!

﴿أَئذَنْ لِّي أَنْ أَسْجُدَكَ﴾

''کیا مجھے اجازت ہے میں آپ کو سجدہ کروں۔''

آپ نے فرمایا:

﴿لَا يَسْجُدُ أَحَدٌ لِأَحَدٍ﴾

''کوئی کسی کے لیے سجدہ نہ کرے۔''

استاذ المحدثین شیخ عبداللہ محمد الصدیق الغماری یہ روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں، اس فرمان نبوی نے آشکار کر دیا، کہ تعظیماً پاؤں چومنے اور سجدہ کرنے میں واضح فرق ہے۔ اور ان میں فرق نہ کرنا ظلم عظیم ہے، ان کے الفاظ سنیے۔

هٰذَا صَرِيحٌ فِي التَّفْرِقَةِ بَيْنَ تَقْبِيلِ رَجُلِ الشَّخْصِ عَلَى وَجْهِ التَّعْظِيمِ وَبَيْنَ السُّجُودِ لَهُ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ تَقْبِيلَ الرِّجْلَيْنِ سُجُودٌ أَوْ يَشْبَهُ السُّجُودَ فَهُوَ كَاذِبٌ فِي زَعْمِهِ

(اعلام النبیل: ۱۵)

''یہ واضح طور پر تفریق ہے کہ کسی آدمی کے تعظیم کے طور پر پاؤں چومنے اور اس کے لیے سجدہ کرنے میں، جو شخص یہ کہتا ہے کہ پاؤں چومنا سجدہ یا سجدہ کے مشابہ ہے۔ وہ اپنے قول میں جھوٹا ہے۔''

﴿دستِ اطہر، سر مبارک اور مقدس پاؤں کا بوسہ﴾

محدث ابوالشیخ نے حضرت ابوبزہ المکی کے بارے میں نقل کیا، میں اپنے آقا

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔

فَقُمْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْتُ يَدَهُ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَهُ

(الاصابہ: ۲۰/۴)

"تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اطہر، سر اقدس اور مبارک پاؤں کو بوسہ دینے کا شرف پایا۔"

مہر ختم نبوت کا بوسہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک، پاؤں مبارک اور جسم مبارک کو بوسہ دینے کے علاوہ اگر انہیں موقع مل جاتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں مقدس شانوں کے درمیان جو مہر ختم نبوت تھی، اس کو بھی بوسہ دیتے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر اپنے پیچھے سوار فرمالیا۔

فَجَعَلْتُ فَمِي عَلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَجَعَلَ يَنْفَغُ عَلَى مِسْكًا وَلَقَدْ حَفِظْتُ مِنْهُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ سَبْعِيْنَ حَدِيْثًا مَا سَمِعَهَا أَحَدٌ مَعِي

(سبل الہدی والرشاد: ۳۸/۷)

"میں نے اپنا منہ مہر نبوت پر رکھ دیا۔ اس سے مجھے کستوری جیسی مہک آئی، اس رات میں نے آپ سے ایسی ستر باتیں سنیں، جنہیں میرے ساتھ کوئی سننے والا نہ تھا۔"

﴿رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار﴾

کچھ ایسے صاحب بخت حضرات بھی ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفقت و پیار کرتے ہوئے بوسہ دیا کرتے، ان میں سب سے زیادہ یہ شرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے شہزادوں حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو حاصل ہے۔

﴿سیّدۂ عالم اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار﴾

ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور مستدرک میں اُم المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے میں نے کلام و گفتگو میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔

﴿كَانَ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ رَحَّبَ بِهَا وَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَبَّلَهَا﴾

''جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر ہوتیں تو آپ خوش آمدید فرماتے، اٹھ کر استقبال کرتے، ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے۔''

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بوسۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

محدث ابو یعلی اُم المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَزَمَ عَلِيًّا وَقَبَّلَهُ وَيَقُوْلُ بِأَبِيْ الْوَحِيْدِ الشَّهِيْدِo (مسند ابو یعلی: ۴/۳۱۸)

''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گلے لگایا

اور یہ فرماتے ہوئے چوما، اس یکتا شہید پر میرے والد نثار۔"

﴿امام حسن رضی اللہ عنہ اور بوسہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے آپ کے نواسے امام حسن رضی اللہ عنہ آئے۔

﴿قَبَّلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا﴾

"تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو چوما۔"

اقرع بن حابس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے دس بچے ہیں مگر میں نے ان میں سے کسی کو کبھی نہیں چوما، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا:

﴿مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ﴾

"جو شفقت نہیں کرتا اس پر شفقت نہیں کی جاتی۔"

﴿حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بوسہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تم پر وہ شخص آئے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ کسی کو نہیں بنایا، اس کی شفاعت، انبیاء کی شفاعت کے مانند ہوگی، ابھی ہم حاضر ہی تھے۔

حَتّٰى طَلَعَ أَبُوْبَكْرٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهٗ (تاریخ بغداد: ۳/ ۱۲۳)

''کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر شفقت فرمائی اور انہیں چوما۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دونوں کو ساتھ کھڑے دیکھا۔

﴿إِذَا أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَصَافَحَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَانَقَهُ وَقَبَّلَ فَاهُ﴾

''اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا: گلے لگایا اور ان کا منہ چوما۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔

﴿أَتُقَبِّلُ فَاهُ أَبِي بَكْرٍ؟﴾

''کیا آپ ابو بکر کا منہ چومتے ہیں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالحسن!

مَنْزِلَةُ أَبِي بَكْرٍ عِنْدِي كَمَنْزِلَتِي عِنْدَ رَبِّي

(فتاویٰ رضویہ: ۸/ ۶۱۳، بحوالہ سیرۃ حافظ ملا عمر بن محمد)

''ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مقام میرے ہاں ایسا ہے جیسے میرا مقام میرے رب کے ہاں ہے۔''

اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، میرے والد گرامی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کفار کے سامنے اسلام کی تعلیمات پر تقریر کی تو انہوں نے آپ کو سخت مارا، جس کی وجہ سے آپ کا جسم نہایت ہی زخمی ہو گیا، جب آپ کی والدہ اُم الخیر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا انہیں سہارا دے کر دار ارقم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی خدمت اقدس میں لائیں۔

حَتّٰى أَدْخَلْتَاهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَأَنْكَبَّ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَرَقَّ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِقَّةً شَدِيْدَةً

(الریاض النضرۃ: ۱/۷۶)

''جب دارارقم میں داخل ہوئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر جھک پڑے اوران کے جسم کو چوما، شمع رسالت کے پروانے بھی محبت سے ان پر جھکے، حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عجیب رقت طاری ہوگئی۔''

﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور بوسۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا:

﴿أَيْنَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ؟﴾

''عثمان بن عفان کہاں ہیں؟''

حضرت عثمان فی الفور کھڑے ہو گئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! میں حاضر ہوں،

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس آؤ۔

فَدَنَا مِنْهُ فَضَمَّهُ إِلٰى صَدْرِهِ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

(فتاویٰ رضویہ: ۸/ ۶۱۳)

''وہ آپ کے قریب ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے سینۂ اقدس سے لگایا اوران کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔''

﴿حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اور بوسۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

اُم المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی بھائی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا، آپ تشریف لائے، ان کے چہرے سے کپڑا اٹھایا۔

وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَبَكَاثُمَّ بُكَاءً طَوِيلاً حَتّٰى سَالَتْ دُمُوعُهُ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ

(المواہب اللد ینہ علی الشمائل المحمدیہ:۱۶۱)

''اوران کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیااور رودیئے، پھراتنا روئے کہ آپ کے مبارک آنسو عثمان کے چہرے پر گرے۔''

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس ہاتھ کو چومتے ہیں؟﴾

یہاں آپ نے یہ پڑھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے جسم، ہاتھ، چہرہ اور پاؤں مبارک کا بوسہ لیا کرتے۔ وہاں یہ بھی ملاحظہ کر لینا ضروری ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس ہاتھ کو بطور شفقت چومتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے۔ اہل مدینہ نے آپ کا استقبال کیا۔ ان میں حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے ان کے ہاتھ دیکھ کر فرمایا:

﴿مَا هٰذَا الَّذِيْ أَرٰى بِيَدِكَ؟﴾

''یہ تیرے ہاتھوں پر میں کیا دیکھ رہا ہوں؟''

انہوں نے عرض کیا:

﴿مِنْ أَثَرِ الْمُرُوِّ الْمُسْحَاةِ أَضْرِبُ وَأُنْفِقُ عَلَى عِيَالِي﴾

''یہ پھاوڑا اور بیلچہ سے محنت کے نشانات ہیں جن کے ذریعہ سے اپنے بال بچوں کی روزی کماتا ہوں۔''

آپ نے جب یہ سنا:

فَقَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَقَالَ هٰذِهٖ يَدَهُ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ

(الاصابہ: ۳۸/۲)

''آپ نے ان کے ہاتھوں کو چوم لیا اور فرمایا ان ہاتھوں کو آگ مس نہیں کرسکتی۔''

﴿جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوسہ دیا ہوتا صحابہ رضی اللہ عنہم اسے بوسہ دیتے﴾

جس جس جگہ، مقام اور جسم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوسہ دیا ہوتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے بڑی ہی محبت وعقیدت سے چوما کرتے۔

ا۔ مسند احمد میں حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا۔ راستہ میں ہماری ملاقات مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوگئی۔ وہ امام حسن سے کہنے لگے:

﴿أَكْشِفُ لِيْ عَنْ بَطْنِكَ حَيْثُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ مِنْكَ﴾

''اس جگہ سے کپڑا ہٹاؤ۔ جس جگہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوما تھا۔''

تو امام حسن نے ان کے کہنے پر

فَكَشَفَ لَهُ عَنْ بَطْنِهِ فَقَبَّلَهُ (مسند احمد: ۱۶۰/۳)

''اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا دیا۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس مقام کو آگے بڑھ کر چوم لیا۔''

امام حاکم نے یہی بات ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

وَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَطْنَكَ فَاكْشِفِ الْمَوْضَعَ الَّذِيْ قَبَّلَهُ حَتّٰى أُقَبِّلَهُ فَكَشَفَ لَهُ الْحَسَنُ فَقَبَّلَهُ (المستدرک)

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمہارے بطن کو چومتے ہوئے دیکھا ہے، اس مقام سے کپڑا اٹھایے تاکہ میں بھی اسے بوسہ دے سکوں، امام حسن رضی اللہ عنہ نے کپڑا اٹھا دیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس مقام کو چوم لیا۔''

﴿ان ہاتھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کو مس کیا ہے﴾

تابعین صحابہ رضی اللہ عنہم کے مبارک ہاتھوں کو چوم کر اپنے لیے برکت وسکون کا سامان کرتے۔

۱۔ حضرت ثابت البنانی اپنے استاذ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو چومتے، کبھی کبھی وجد میں آ کر عرض کرتے:

﴿أَمَسَسْتَ بِيَدِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟﴾

''کیا آپ کے ہاتھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کو مس کیا ہے''؟

وہ فرماتے ہاں، مجھے یہ شرف حاصل ہے۔

﴿فَقَبَّلَهَا﴾

''تو پھر ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔''

۲۔ مسند ابویعلی میں ہے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ میں اپنے شیخ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔

﴿فَأَخَذَ بِيَدِيهِ فَأُقَبِّلُهَا فَأَقُولُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ الَتِيْنِ مَسَّتَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

''ان کے ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتا اور یہ کہتا، یہ وہ ہاتھ ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کو مس کیا ہوا ہے۔''

۳۔ بعض اوقات میں ان کی آنکھوں کو یہ کہتے ہوئے بوسہ دیا کرتا۔

بِأَبِیْ هَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَتَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اعلام النبیل: ۲۰)

''میرے والدین فدا ہوں، یہ وہ مبارک آنکھیں ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا شرف پایا ہے۔''

﴿حضرت ثابت رضی اللہ عنہ ہاتھ چومے بغیر خوش نہیں ہوتے﴾

جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوتا کہ ثابت ملاقات کے لیے آئے ہیں تو گھر والوں کو کہتے۔ خوشبو لاؤ، تاکہ اپنے ہاتھوں کو لگاؤں۔

فَإِنَّ ابْنَ أُمِّ ثَابِتٍ لَا يَرْضٰى حَتّٰى يُقَبِّلُ يَدَيَّ

(اعلام النبیل: ۲۰)

''کیونکہ اُم ثابت کا بیٹا (ثابت) میرے ہاتھوں کو بوسہ دیئے بغیر خوش نہیں ہوتا۔''

﴿ہم نے ہاتھوں کو بوسہ دیا﴾

ابن سعد نے عبدالرحمن بن زید عراقی سے بیان کیا ہے۔ ہم ربذہ کے مقام سے گزرے تو ہمیں بتایا گیا۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ مقیم ہیں۔ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام عرض کیا۔

فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ فَقَالَ بَايَعْتُ بِهَاتَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْنَا فَقَبَّلْنَا لَهَا

(الطبقات: ۴/۳۰۶)

''انہوں نے ہاتھ مبارک نکالتے ہوئے کہا، میں نے ان ہاتھوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی ہے، ہم نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھوں کو چوما۔''

﴿ہاتھ کا بوسہ عنایت کیجیے﴾

امام ابوبکر ابن المقری نے ''الجز فی تقبیل الید'' میں نقل کیا ہے۔ حضرت ابو مالک اشجعی کہتے ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔

نَاوِلْنِي يَدَكَ الَّتِي بَايَعْتَ بِهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَاوِلَنِيْهَا فَقَبَّلْتُهَا

(اعلام النبیل: ۲۱)

''مجھے وہ ہاتھ عنایت فرمائیں جس کے ساتھ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی ہے۔ انہوں نے وہ ہاتھ عنایت کیا اور میں نے اسے بوسہ دینے کا شرف پایا۔''

اس سیب نے اس ہاتھ کو چھوا ہے جس نے:

حضرت ثابت البنانی سے منقول ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو العالیہ کو ایک سیب عنایت فرمایا: ابو العالیہ نے اسے لیا۔

﴿وَجَعَلَ يَمَسُّهَا وَيُقَبِّلُهَا وَيَمَسُّهَا بِوَجْهِهِ﴾

''اسے بار بار چومتے اور اپنی آنکھوں اور چہرہ پر ملتے۔''

اور یہ کہتے:

تُفَاحَةٌ مَسَّتْ كَفًا مَسَّتْ كَفَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اعلام النبیل: ۲۱)

''یہ وہ سیب ہے جسے اس ہاتھ نے مس کیا ہے جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کو مس کرنے کا شرف پایا ہے۔''

امیر کاروانِ اسلام

مُفتی محمّد خان قادری

کا دینی، علمی اور تحقیقی لٹریچر

- شرح اج سک متراں دی
- حضور ﷺ کے آباء کی شانیں
- والدین مصطفےٰ ﷺ کا زندہ ہوکر ایمان لانا
- علماء نجد کے نام اہم پیغام
- جسم نبوی ﷺ کی خوشبو
- کیا سگ مدینہ کہلوانا جائز ہے؟
- ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ
- سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
- صحابہ اور بوسہ جسم نبوی ﷺ
- محبت اور اطاعت نبوی ﷺ
- نعل پاک حضور ﷺ
- صحابہ اور علم نبوی ﷺ
- امام احمد رضا اور مسئلہ ختم نبوت ﷺ
- قصیدہ بردہ پر اعتراضات کا جواب
- خواب کی شرعی حیثیت
- علم نبوی ﷺ اور امور دنیا
- معراج حبیبِ خدا ﷺ
- محافل میلاد اور شاہِ اربل
- حضور ﷺ کی رضاعی مائیں
- ترک روزہ پر شرعی وعیدیں
- عورت کی امامت کا مسئلہ
- عورت کی کتابت کا مسئلہ

- معارف الاحکام
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم
- فتاویٰ رضویہ جلد چہارم
- ترجمہ فتاویٰ جلد پانزدہم
- ترجمہ اشعۃ اللمعات جلد ششم
- ترجمہ اشعۃ اللمعات جلد ہفتم
- صحابہ اور محافلِ نعت
- صحابہ کے معمولات
- علم نبوی ﷺ اور منافقین
- حضور ﷺ رمضان کیسے گزارتے ہیں؟
- سدرہ تیری راہ گزر
- منہاج اصول الفقہ
- ذخائرِ محمدیہ ﷺ
- مسلک صدیق اکبرؓ عشق رسول ﷺ
- شرح سلام رضا
- نور خدا سیدہ حلیمہ کے گھر
- اسلام اور تحدید ازواج
- اسلام میں چھٹی کا تصور
- فضائل نعلین حضور ﷺ

- شبِ قدر اور اسکی فضیلت
- اسلام اور تصور رسول پاک ﷺ
- اسلام اور احترام والدین
- والدین مصطفےٰ ﷺ جنتی ہیں
- نسب نبوی ﷺ کا مقام
- وسعت علم نبوی ﷺ
- اسلام اور احترام نبوت ﷺ
- اسلام اور خدمت خلق
- نظام حکومت نبوی ﷺ
- فضیلت درود و سلام
- شان نبوت ﷺ
- تفسیر سورۃ الضحیٰ والم نشرح
- شاہکار ربوبیت ﷺ
- ایمانِ والدین مصطفےٰ ﷺ
- حضور ﷺ کا سفر حج
- امتیازاتِ مصطفےٰ ﷺ
- درِ رسول ﷺ کی حاضری
- صحابہ کی وصیتیں
- رفعتِ ذکر نبوی ﷺ
- مزاحِ نبوی ﷺ
- تبسم نبوی ﷺ
- منہاج النحو

- امام احمد رضا بحیثیت قاطع بدعات
- برکات محافل سے محرومی کیوں؟
- زوال امت کا ازالہ کیسے؟
- آیئے قربِ مصطفیٰ ﷺ پائیں
- اساس ایمان۔ محبت الٰہی
- جماعت نماز تسبیح
- ٹخنے ننگے کرنے کا حکم
- قرآنی الفاظ کے صحیح مفاہیم
- سرمہ اور روزہ
- کیا اولیاء اللہ اور بت ایک ہیں
- یارسول اللہ ﷺ کہنا ایمان یا شرک
- اسلام اور ایصال ثواب
- منہاج المنطق
- مقصد اعتکاف
- تفسیر سورۃ الکوثر
- تفسیر سورۃ القدر
- امامت اور عمامہ
- عصمت انبیاء
- روح ایمان، محبت نبوی ﷺ
- علم نبوی ﷺ اور متشابہات
- Why Did The BELOVED PROPHET (SAW) Perform Many Nikkahs?

- کیا رسول اللہ ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائیں؟
- آنکھوں میں بس گیا سراپا حضور ﷺ کا
- مسئلہ ترک رسول اللہ کے کسی عمل کو ترک فرمانے کی حکمتیں
- حضور ﷺ کے والدین کے بارے میں اسلاف کا مذہب
- بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضور کا فیصلہ خطا نہیں
- علمی مقالات جلد اول، دوم، سوم
- ارض خدا ملکیت مصطفےٰ

- حضور ﷺ نے متعدد نکاح کیوں فرمائے؟
- نماز میں خشوع و خضوع کیسے حاصل کیا جائے؟
- حدیث شریک پر اعتراضات کی حقیقت
- احوال و آثار۔ مولانا عبدالحیٔ لکھنوی
- والدین مصطفےٰ ﷺ کے بارے میں صحیح عقیدہ
- تحریک تحفظ ناموس رسالت کی تاریخی کامیابی

- محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ
- اللہ اللہ حضور کی باتیں ایک ہزار احادیث کا مجموعہ
- میلاد النبی اور شیخ ابوالخطاب ابن دحیہ
- مشتاقان جمال نبوی ﷺ کی کیفیات جذب و مستی
- تفسیر کبیر (آخری بائیس سورتوں کا ترجمہ)
- حضور ﷺ کے ظاہر اور باطن پر فیصلے